© rasailojaraid.com

حافظ محمد اقبال رنگونی - مانچسٹر، انگلینڈ

سو سالہ جھگڑے کا آسان فیصلہ

فتنۂ قادیانیت کا تعاقب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم! اما بعد، مندرجہ بالا عنوان سے مرزائیوں کے چوتھے سربراہ مرزا طاہر کا ایک بیان ٹریکٹ کی صورت میں آٹھ صفحات کا لندن سے شائع کیا گیا ہے جس میں موصوف نے وفات مسیح کے مسئلہ پر دل کھول کے وضاحت کی ہے۔ موصوف گستاخی کی کس حد کو پار کر گئے وہ ملاحظہ فرمائیے۔ موصوف کے بیان کی آخری تان اس گستاخانہ جملے پر ٹوٹتی ہے۔

"خدا کی قسم عیسیٰ مر چکا ہے اور اسلام زندہ ہے آج اسلام کی زندگی تم سے ایک فدیہ چاہتی ہے وہ کیا ہے؟ عیسیٰ کی موت! اس لئے عیسیٰ کو مرنے دو اسی میں اسلام کی زندگی ہے۔"

یہ وہی انداز ہے جو موصوف کے باپ دادا اختیار کر چکے ہیں یقین نہ آئے تو مرزا غلام احمد کی اس عبارت کو پڑھ لیجئے۔

"عیسیٰ کی موت میں اسلام کی زندگی ہے اور عیسیٰ کی زندگی میں اسلام کی موت ہے۔" (ضمیمہ براہین ۵ ص ۴۰۶)

سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کا عقیدہ یہودیوں، عیسائیوں اور قادیانیوں کا ہے۔ اسلام اور مسلمان اس عقیدے سے بری ہیں۔ قادیانیوں نے اس موضوع پر جو دلائل مہیا کئے تھے ان کی حقیقت بھی کھل گئی ہے اور ان کی دھجیاں فضائے آسمانی میں بکھر چکی ہیں۔ یہ اس وقت کا موضوع نہیں۔ کہنا یہ ہے کہ قادیانی اس موضوع پر ہمیشہ اپنے خبث باطن کا اظہار کرتے رہتے ہیں اس لئے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات میں ان کی موت ہے۔ ہم بھی عرض کریں گے کہ:۔

"خدا کی قسم عیسیٰ علیہ السلام حیات ہیں (اے مسلمانو) آج اسلام کی زندگی تم سے ایک عقیدہ چاہتی ہے وہ کیا ہے۔ حیات عیسیٰ علیہ السلام۔ اس لئے حیاتِ عیسیٰ کا عقیدہ رکھو اسی میں قادیانیوں کی موت ہے۔"

۲۔ مرزا طاہر نے سو سالہ جھگڑے کو ختم کرنے کا آسان حل یوں تجویز کیا کہ:۔

"میں جماعت احمدیہ کی طرف سے چیلنج دیتا ہوں اور اسی بات پر جھگڑا ختم ہو جاتا ہے کہ اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو تم نے آسمانوں سے زندہ اتار دیا تو خدا کی قسم میں اور میری ساری جماعت سب سے پہلے بیعت کرے گی۔" (ص ۸)

مرزا طاہر نے اختلاف ختم کرنے کا جو احمقانہ حل تجویز کیا ہے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ مرزا طاہر اس بات سے واقف ہیں کہ ہم مسلمانوں کا اعتقاد یہ ہے کہ ہم خدا کے بندے اور اس کے غلام ہیں۔ خدا، یا خدائی طاقتوں کے مالک نہیں۔ ہاں قادیانیوں کا یہ عقیدہ ضرور ہے کہ مرزا صاحب خدائی طاقتوں کے مالک و مختار تھے۔ ایک فرعون تھا جس نے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

انا ربکم الاعلیٰ کا نعرہ بلند کیا تھا مگر دریائے نیل کی موجوں نے ہمیشہ کے لئے اسے نمونۂ عبرت بنا کر باہر ڈال دیا۔ تو مرزا غلام احمد صاحب نے اپنے آپ کو خدا کی مانند (حاشیہ اربعین ۳) اور زندہ کرنے اور مارنے کی صفت موجود ہونے کا اعلان کیا۔ (خطبہ الہامیہ ص ۲۳) مگر دنیا نے یہ ہوشربا منظر بھی دیکھا کہ مرزا صاحب کی متعفن لاش دجال کے گدھے (مرزا صاحب) کا کہنا تھا کہ ریل گاڑی دجال کا گدھا ہے۔ پر لاد کر لائی گئی اور قادیان کے ایک گڑھے میں ہمیشہ کے لئے دبا دی گئی۔ سو قادیانیوں کا مرزا صاحب کے بارے میں یہ عقیدہ ضرور ہے۔

۲- مرزا طاہر کے اس چیلنج کو پڑھ کر نگاہوں میں تھوڑی دیر کے لئے وہ منظر بھی دوڑ گیا کہ جب انبیا کرام قیامت کے آنے کی خبریں دیتے اور قیامت کے برحق ہونے کا اعلان فرماتے تو کفار و منکرین کا بھی یہی وطیرہ و طریقہ تھا جو مرزا طاہر کا ہے، وہ کہا کرتے تھے کہ اگر قیامت برحق ہے تو پھر لا کر دکھاؤ۔

آخر کب یہ واقع ہوگا؟ قرآن کریم میں ہے:-

ویقولون متیٰ ھٰذا الوعد ان کنتم صادقین ۰

اور (یہ منکر) کہتے ہیں کہ یہ (قیامت کا) وعدہ کب ہوگا اگر تم سچے ہو (تو سامنے لا کر دکھاؤ)

مرزا طاہر اور کفار و منکرین کے انداز تخاطب کا موازنہ فرما لیجئے۔ مرزا طاہر کا بھی یہی سوال ہے کہ اگر سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام حیات ہیں اور انہیں اس دنیا میں آنا ہے تو تم لا کر دکھاؤ۔ آخر کب لاؤ گے؟ کفار و منکرین کے اس باطل و مردود قول کا رد کرتے ہوئے قرآن کریم نے انبیاء کرام علیہم السلام کی زبان فیض ترجمان سے ہمیشہ کے لئے اعلان کرا دیا کہ:-

قل انما العلم عند اللہ وانما انا نذیر مبین ۰

آپ فرما دیجئے (کہ اس کی) خبر تو اللہ ہی کے پاس ہے۔

چنانچہ ہمارا جواب بھی قرآن کریم کی اس تعلیم کی روشنی میں یہی ہے کہ سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تشریف آوری کب ہوگی؟ اس کا علم خدا ہی کے پاس ہے۔ جس طرح قیامت کا علم اسی کے پاس ہے، قیامت کے بارے میں جب ہمارا ایمان والیقان ہے کہ اسے آنا ہے اسی طرح سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول پر بھی ایمان ہے کہ آپ قرب قیامت تشریف لائیں گے اور احادیث کریمہ اس پر شاہد ہیں۔

مرزا طاہر نے اختلاف کے ختم ہونے کا جو احمقانہ حل تجویز کیا ہے ہمارے نزدیک اس کی کوئی حیثیت اور وقعت نہیں ہے۔ آیئے ہماری ایک تجویز بھی سن لیجئے۔ جو آسان بھی اور قادیانیوں کو اس کا ثابت کرنا ضروری بھی۔ ہم امید کریں گے کہ مرزا طاہر اپنے دیئے ہوئے عنوان کی لاج رکھ کر اپنے پیغمبر کو کذاب ہونے سے بچا لیں گے۔

مرزا طاہر اپنی ایک مجلس میں کہتے ہیں:-

”آپ کا (یعنی مرزا غلام کا) دعویٰ یہ تھا کہ میں وہ امام مہدی ہوں جس کی خبر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دی تھی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اور میں وہ مسیح ہوں جس کے آنے کی آپ نے پیش گوئی فرمائی“ (ٹیپ سے ماخوذ)

اس سے معلوم ہوا کہ مرزا غلام احمد سے لے کر مرزا طاہر تک سب کا اس پر اتفاق ہے کہ مرزا غلام قادیانی مسیح موعود ہے۔ مرزا صاحب نے اپنے دعویٰ کو ثابت کرنے کے لئے چند احادیث پیش کیں۔ اور مخالفین کو بزعم خود خاموش کر دیا تھا۔ ہم مرزا طاہر سے صرف اور صرف پوچھنا چاہیں گے کہ وہ احادیث صحیحہ اور نصوص قرآنیہ حدیث کی کون کون سی کتابوں اور قرآن کریم کی کن کن آیتوں میں موجود ہے۔ اگر ہے تو آیئے چشم ما روشن دل ماشاد جھگڑا ہی ختم۔ لیجیے مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ:-

”انبیاء گذشتہ کے کشوف نے اس بات پر مہر لگا دی ہے کہ وہ (مسیح موعود) چودھویں صدی کے سر پر آئے گا۔ اور نیز یہ کہ پنجاب میں ہوگا (اربعین ۲ ص ۲۳)

غالباً مرزا طاہر اس سے ناواقف نہ ہوں گے کہ انبیاء کرام علیہم السلام کی تعداد کم و بیش ایک لاکھ چوبیس ہزار ہے۔ مرزا طاہر کتب احادیث میں کسی نبی کے حوالہ سے یہ دکھا دیں کہ انہوں نے کہا ہو مسیح موعود چودھویں صدی کے سر پر آئے گا نیز یہ کہ وہ پنجابی ہوگا پھر جھگڑا ہی ختم۔

۳۔ مرزا طاہر کے صادق پیغمبر مرزا غلام احمد لکھتے ہیں:-

”ایسا ہی احادیث صحیحہ میں آیا ہے کہ مسیح موعود صدی کے سر پر آئے گا اور چودھویں صدی کا مجدد ہوگا“

(براہین احمدیہ ص ۳۵۹)

مرزا طاہر ”احادیث صحیحہ“ کا حوالہ پیش کر کے اپنے صادق مرزا صاحب کو کذّاب ہونے سے بچا لیں۔ تو بہت خوب ہو۔

۴۔ مرزا غلام احمد قادیانی ہی رقمطراز ہے۔

صحیح بخاری کی وہ حدیثیں جن میں آخری زمانہ میں بعض خلیفوں کی نسبت خبر دی گئی ہے خاص کر وہ خلیفہ جس کی نسبت بخاری میں لکھا ہے کہ آسمان سے اس کی نسبت آواز آئے گی کہ ”ھذا خلیفة اللّٰہ المھدی“ سوچو کہ یہ حدیث کس پایہ اور مرتبہ کی ہے۔ جو ایسی کتاب میں درج ہے جو اصح الکتب بعد کتاب اللّٰہ ہے“

(شہادۃ القرآن ص ۴۱)

بخاری شریف کا نام تو مرزا طاہر نے سنا ہی ہوگا۔ کمیاب و نایاب نہیں۔ ہر جگہ مل جاتی ہے عربی میں نہ پڑھ سکتے ہوں تو اردو و انگریزی میں بھی مل جاتی ہے کیا بخاری شریف میں مرزا صاحب کا دیا ہوا حوالہ موجود ہے۔ اگر ہے تو دکھا دیجیے۔ اگر نہیں تو مرزا صاحب کے کذّاب ہونے کی سند ہم سے لیجیے۔

۵۔ مرزا غلام احمد قادیانی لکھتا ہے:-

”علاوہ نصوص صریحہ قرآن شریف اور احادیث کے تمام اکابر اہل کشوف کا اس پر اتفاق ہے کہ چودھویں صدی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

وہ آخری زمانہ ہے جس میں مسیح موعود ظاہر ہو گا۔" (تحفہ گولڑویہ صد ۱۵۸)

حدیث شریف سے معاملہ اوپر کو اٹھا اور نصوص قرآن تک پہنچا۔ اب مرزا طاہر ہی بتائیں گے کہ قرآن کریم کے کس پارے میں کس سورت میں اور کس رکوع میں اور کس آیت میں مندرجہ بالا حوالہ "صریحہ" موجود ہے اگر ہے تو بہت خوب۔ اگر نہیں تو وہ کذاب ہے یا نہیں ؟ آپ خود ہی فیصلہ کر لیں ع

ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی۔

۶- مرزا غلام احمد قادیانی رقمطراز ہے:۔

" نہ صرف حدیثوں میں بلکہ قرآن شریف سے بھی یہی مستنبط ہوتا ہے کیونکہ سورہ تحریم میں صریح طور پر بیان کیا گیا ہے کہ بعض افراد اس امت کا نام مریم رکھا گیا ہے اور پھر پوری اتباع شریعت کی وجہ سے اس مریم میں خدا تعالیٰ کی طرف روح پھونکی گئی اور روح پھونکنے کے بعد اس مریم سے عیسیٰ پیدا ہو گیا اور اسی بنا پر خدائے تعالیٰ نے میرا نام عیسیٰ بن مریم رکھا۔" (ضمیمہ براہین احمدیہ صد ۱۶۱ ج ۵)

قرآن کریم کسی غار میں یا کسی تہہ خانہ میں ڈھکا چھپا نہیں ہے۔ الحمدللہ ہر جگہ عام دستیاب ہے۔ مرزا طاہر بھی شاید اس کی تلاوت کا شرف نہیں تو کم از کم الماری کی زینت بنا کر رکھتے ہوں گے تو ذرا زحمت فرما کر "سورۃ تحریم" کی وہ صریح آیت تو دکھا دیں جس میں مرزا صاحب کا نام خدا نے عیسیٰ رکھا ہو۔ اور جھگڑا ختم فرما دیں۔

سردست یہ مذکورہ حوالے پیش کئے ہیں ورنہ ع

قیاس کن ز گلستان من ز بہار مرا

آیئے ثابت کیجئے۔ اگر ثابت نہیں کر سکتے تو قادیانیت کو ترک کر کے حلقہ اسلام میں داخل ہو جایئے۔

بقیہ ص ۳۶ سے : تین طلاق

کہ اس باب میں سب سے زیادہ قصور خود افراد معاشرہ کا ہے۔ جو دین کے بنیادی ضوابط سے واقفیت سے لاپرواہ ہیں۔ اسلام تو ہر مسلمان پر بقدر ضرورت دینی تعلیم کا حصول فرض قرار دیتا ہے۔ لہٰذا اگر وہ زندگی کے اہم ضابطہ سے ناواقف ہے تو اس میں قصور خود اسی کا ہے۔ اب اصلاح کا طریقہ یہ نہیں ہو سکتا کہ قانون اور وہ بھی شریعت کا قانون بدل دیا جائے۔ بلکہ صحیح طریقہ یہ ہے کہ لوگوں کو طلاق کے مسائل اور اس کے سنت طریقے سے واقف کرایا جائے۔ مگر عوام اس معاملے میں اتنے لاپرواہ ہیں کہ طلاق کی جابجا وارداتوں کے باوجود انہیں ہوش نہیں آتا اور وہ واقعات سے کوئی سبق یا عبرت حاصل نہیں کرتے۔ بلکہ ہمیشہ ایک ہی قسم کی غلطی کرتے رہتے ہیں۔ لہٰذا ضرورت ہے کہ عوام پوری سنجیدگی کے ساتھ نکاح و طلاق اور دیگر عائلی قوانین سے واقفیت حاصل کریں۔

© rasailojaraid.com